بسم اللہ الرحمن الرحیم

# نظرات

اس ماہ کا شمارہ جس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت لاکھوں آدمی حج کے فرایض، واجبات، سنن اور نوافل ادا کر رہے ہیں۔ یعنی زمین کے ہر دور و نزدیک سے شمع توحید کے پروانے ایک جگہ جمع ہوکر زبان قال و حال سے اس کا اقرار کررہے ہیں کہ نہ صرف خالق کائنات خدائے واحد ایک، واحد اور لاشریک ہے بلکہ اس کے پیدا کئے ہوئے سارے ہی انسان ایک، اور بالکلیہ ایک ہیں۔ ان میں جائے بود و ماند، زبان رہن سہن کے انداز، نسب و نسل، خوش حالی اور غربت یا کسی مصنوعی ذریعہ سے کوئی تفریق پیدا کرکے پھر اس تفریق کی بنیاد پر تنظیم ملی نہیں پیدا کی جانی چاہئے۔ اگر انسانوں نے اپنی بے بصری اور کوتاہ اندیشی کی وجہ سے ایسی تفریقیں پیدا کرلی ہیں، اور اس پر قومیت کی بنیادیں قایم کی ہیں تو یہ اور صرف یہی چیز بدامنی اور بے اطمینانی کا سبب ہے۔ دنیا کو چین اور سکون اور اللہ کی مخلوق کو امن و اطمینان اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ دنیا کفر کے اس دوہری ظلمت سے باہر نہ نکلے۔ اس وقت دنیا کے یہ لاکھوں انسان اپنے دادا حضرت آدم علیہ‌السلام کے میدان عرفات میں، یکساں لباس میں ملبوس ہوکر آسمان و زمین کے خالق کے حضور میں قولاً و عملاً اس کا اقرار کررہے ہیں کہ معبود کی توحید اور عبد کی وحدت و مساوات، دونوں ہمارا ایمان ہیں۔ ملکوں، صوبوں، ضلعوں بلکہ تحصیلوں اور دیہاتوں تک میں انتظامات الگ الگ ہو سکتے ہیں اور ہوا ہی کرتے ہیں لیکن یہ تقسیمیں محض انتظامی اور رفاہی ہیں۔ ان کو کسی قلبی تعلق اور ملت کی تعمیر کی بنیاد نہیں سمجھنا چاہئے۔

حضرت ابراهیم علیه السلام نے نمرود کی شاہ پرستی کے مقابلہ میں ایسی هی ملت کی بنیاد رکھی تھی۔ اور ان تمام لوگوں کو جو توحید خالق اور توحید مخلوق دونوں پر ایمان رکھتے هوں، کافروں، آفتاب پرستوں، بادشاہ پرستوں، نسل پرستوں اور زمین پرستوں سے الگ کر کے ایک علیحدہ ملت قرار دیا تھا ۔ اسی ملت کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے خیر الملل (بہترین ملت) فرمایا ہے ۔ حضرت ابراهیم علیه السلام کے عہد مبارک سے آج تک هزارها سال سے لاکھوں آدمی هر سال اس کا اقرار حج و زیارت میں کرتے هیں ۔ اور نہ صرف اقرار کرتے هیں بلکہ بار بار تلبیہ پڑھ کر بہ آواز بلند خداوند تعالیٰ سے یہ وعدہ بھی کرتے هیں کہ ان اصول پر ملت کے قیام کی خدمت کے لئے هم حاضر هیں، تیار هیں، اور اس کام میں کبھی کوتاهی نہیں کریں گے ۔

کتنی حیرت کی بات ہے کہ هم سب اس کا اقرار کرتے هیں لیکن شاید اللہ تعالیٰ سے جھوٹا هی وعدہ بھی کرتے هیں کیونکہ هم اس کے بعد بھی نسل، وطن، زبان، اور دوسری کمزور بنیادوں پر قومیتوں کا پرچار کرنے سے باز نہیں آتے۔ کاش کہ هم یہ سمجھتے کہ هم اس طرح اس خدا کو فریب دینے کی کوشش کرتے هیں جو دلوں کے حال سے بھی باخبر ہے ۔ اے کاش کہ هم حج سے صحیح فائدہ اٹھاتے۔ پھر ۔ ع

کچھ بڑی بات تھی هوتے جو مسلمان بھی ایک

— — —

امسال حج کے بعد هی لاهور میں اسلامی سربراهوں کا اجتماع هورها ہے ۔

اپریل ۱۹۴۸ء کا واقعہ ہے کہ شہید حسن البناء مرحوم نے قاهرہ کے محلہ الحلمیة الجدیدة میں تقریر کرتے هوئے کہا تھا ۔ ''هم لوگ جب تک اسلام اسلام کہتے رہے دنیا میں معزز رہے اور جب سے عرب عرب کہنا

شروع کیا۔ ذلیل سے ذلیل تر ہوتے گئے،،۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ انگریز، امریکی اور روسی تینوں اس بات پر اتفاق کر چکے تھے کہ فلسطین میں یہودیوں کی حکومت قایم کردی جائے۔ لیکن ابھی اس منحوس حکومت کے قیام کو ایک ماہ کی مدت اور باقی تھی،

اس کے بعد کیا کیا ہوا، اور کیا ہو رہا ہے، اس سے کون واقف نہیں۔ ایک صاحب ایمان کی زبان سے نکلا ہوا جملہ کتنا سچا ثابت ہورہا ہے۔ بہر حال یہ بھی غنیمت ہے کہ۔

ع دکھ دیا اتنا بتوں نے کہ خدا یاد آیا

توبہ کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا ہے۔

آج بھی ہو جو براھیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

ہم بارگاہ رب العزت میں دست بہ دعا ہیں کہ وہ ہمیں، ہمارے زعماء کو، ہمارے قائدین اور امراء و ملوک کو ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے جن میں اللہ تعالی کی رضاء شامل ہو۔

اللہم وفقنا بما ہو رضاء لك

— — — —

پچھلے دنوں عالم اسلامی کے دو مشہور عالم، مفکر اور صاحب ایمان قائد ہم سے جدا ہوکر جوار رحمت میں جاگزیں ہوئے۔ ہمیں غم ہے کہ وہ ہم سے چھوٹ گئے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں کہ انہیں اعلیٰ علیئین میں جگہ عطا فرمائے۔

(۱) ۷ نومبر ۱۹۷۳ء کو قاہرہ میں عالم اسلامی کے بہت بڑے مفکر عالم باعمل اور مخلص قائد شیخ حسن اسمعیل الهضیبی نے وفات پائی، مرحوم

مخالص اسلامی فکر و عمل کے بزرگ تھے۔ اور اخوان المسلمین کے بانیوں میں ان کا شمار تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

(۲) ۴ دسمبر کو جوگجاکرتا (انڈونیشیا) میں ڈاکٹر عبدالقاھر مذکر کا انتقال ھوگیا۔ مرحوم مسلم یونیورسٹی جوگجاکرتا کے صدر تھے۔ اسلامی علوم اور عربی زبان کے ممتاز ماھر تھے۔ اتحاد اسلامی کے عظیم المرتبت نقیب تھے۔ ۱۹۳۱ میں جب کہ یہ قاھرہ میں زیر تعلیم تھے، انھوں نے بیت المقدس میں منعقد ھونے والی مسلم کانفرنس میں شرکت کی تھی، خدا ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

تصحیح :۔ رسالہ فکرونظر بابتہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں ص ۳۷۳ پر کتاب اخبارالامویین کے محقق کا مکمل نام درج ھونے سے رہ گیا ھے، شبہ ھوتا ھے کہ وہ کوئی غیر مسلم مستشرق ھوگا۔ اس لئے یہ تصحیح کی جاتی ھے کہ ان کا نام ڈاکٹر محمد فواد سیزگین ھے جو جامعۂ استنبول کے ممتاز پروفیسر اور بین الاقوامی شہرت رکھنے والے ایک عالم ھیں۔